اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر دہم
جلد دوم

بابت ماہ شوال ۹۶
مطابق ماہ اکتوبر ۷۹ء

جسکے

حصہ اول مین بعض مقدمات اثبات نبوت سے بحث ہے اور **حصہ دوم** مین مضمون مذہب و معاشرت تہذیب الاخلاق کا جواب

منجانب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری

مراسلہ

بخدمت جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب [illegible] تہذیب الاخلاق
کو نہایت غور و فکر سے پڑھا جو کچھ میرے ذہن ناقص مین آیا وہ اسلئے ہدیہ خدمت کرتا ہون کہ اگر
مناسب سمجھین تو اپنے رسالہ کی کسی گوشہ مین جگہ دین ورنہ اس احقر کو اسکے صحیح یا غلط
ہونے سے مطلع فرماوین *

سید صاحب کی اس قول کیموافق (کہ انسان کی خلقت خدا نے ایسی بنائی ہے کہ وہ جن چیزون
کو دیکھتا ہے اور جانتا ہے اور سمجھتا ہے اُن سے ایک نتیجہ (گو وہ حیرت ہی ہو نکالتا ہے) ہمنے بھی سید
صاحب کی لکچر دن - مضامین آرٹیکلون کو دیکھکر کچھ نتیجہ نکالا ہے اگر ہم اسکو آزادی و دیانت
داری سے ظاہر کرین تو امید قوی ہے کہ صاحب موصوف اُس پر ناراض نہ ہونگے بلکہ اگر وہ نتایج ہمارے
کسی غلطی سے خلاف واقع ہون تو اس سے اطلاع فرماوینگے *

جب سید صاحب نے ایک مدت تک مشاہدات نیچر پر غور کیا تو خدا کو آدم کو ابراہیم کو موسیٰ کو
عیسیٰ کو محمد کو اور تمام انبیاء کو نیچری ہی پایا اور اس قوت کو جسے وحی کہو یا الہام ایک
طاقت یا مادہ مشاہدات و غور نیچر کا سمجھا اور اُن کتب الہامی کو جسے توریت انجیل زبور

مطبع مصطفائی لاہور مین طبع ہوا

اور فرقان سے تعبیر کرتی ہین فقط اُن مشاہدات نیچر کے نتایج کا مجموعہ خیال کیا۔ جب ایک عرصہ مین یہ خیال آپکا پختہ ہوا اور آپنے اپنی تئین بھی مشاہدات نیچر کا واقف اور ماہر جانا اور اپنی پاس آلات و ذریعہ ہای مشاہدات بہ نسبت ازمنہ گذشتہ زیادہ پائی تو اپنے خیالات اور مشاہدات کو قطعاً صحیح سمجھا اور جو کچھ آپکے خیال مین مشاہدات نیچر سے نتایج پیدا ہوئے اُنکو بطور امر لازمی اور واقعی اور موافق منشاء الہی سمجھا۔ اگر کسی پرانے نیچری (رہنی) کی نتائج کو اپنی نتایج کے موافق نہ پایا تو اُسکو اُس نیچری کیطرف سے نہ سمجھا یا اُسکی تاویلین کین کیونکہ پرانی نیچری محض اُمی تھی اُنکی مشاہدات و معلومات کے ذریعے نہایت محدود بلکہ کچھ نہ تھی ✦

لیکن جب آپکے خیالات پر غور کیا جاوی تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ آپنی اُپنے خیالات مین پرانی فلسفی نیچریون کے خیالات [illegible] [illegible] [illegible] تصویر کو پرانے نیچریون کے خیالات کا برقعہ فاخرہ پہنا کر ایک نیا معشوق کھڑا کیا ہے۔ یا یون کہین کہ اپنے نئے تانبے کے برتنون پر اُن نیچریونکی خالص زر سے گلٹ سازی کی جسنے نقاب اُٹھایا اُسی پہلی تصویر کو پایا اور جب کیمیائی عمل کیا وہی تانبا نظر آیا ✦ میرا یہ مطلب نہین کہ سید صاحب کے سب خیالات ایسی ہی خیالی تصویرین اور مبنی علے الاغلاط ہین اسلیئے کہ مین اُن کو ایک حکیم اور بڑا فلاسفر سمجھتا ہون اور اُن کے اکثر مضامین کو نہایت ادب سے ایک فخر قومی سمجھکر بار بار پڑھتا اور خوش ہوتا ہون۔ بلکہ مطلب میرا یہ ہے کہ باوجود عمدہ ہونے اکثر خیالات جناب کے بعض خیالات اُن کے ایسے غلط دیکھتا ہون کہ جن پر ایک طفل مکتب انگشت رکھ سکے ✦

آپ ہی پر کیا موقوف ہی حکمائے سابقین پر نظر فرمائیے تو بڑی بڑی فلاسفران اور ماہرین نیچر کی غلطئین اُدنی ادنی آدمیون نے نکالین اور حکماء وقت نے تسلیم کیا یہ بات تو ہمیشہ رہی کہ ایک زمانہ دوسرے زمانہ کی غلطیان نکالتا چلا آیا کسی نے آسمان

کی گردش کو تجویز کیا اور کسینی زمین کو گھمایا - دور کیون جاؤ آپ ہی کی پرچہ تہذیب الاخلاق

ماہ رجب مین ایک مضمون بعنوان (قدیم اور جدید علوم) چھپا ہی جسمین ظاہر کیا ہے
کہ بیکن نے تمام حکماء متقدمین افلاطون ارسطو وغیرہ (جسکو اس زمانہ کی مہذب اور وحشی
اقوام کی بچی بھی جانتے ہین) کے خیالات کی بنیاد کو ایسا غلط ثابت کرو کہا یا ہے
جسکو حکماء متاخرین نی تسلیم کیا *

جبکہ ایک زمانہ مین تمام حکمار نے ملاحظہ نیچر سی مشاہدات سی تجربون سی اپنی ذہن مین کچھ
نتایج پیدا کئی اور اُن کو ایسا ہی سچا سمجھا کہ اب ہم اور ہمارے زمانہ کی حکمار تحقیقات جدیدہ کو
سچا اور صحیح سمجھتی ہین اور دوسری زمانہ نے اُنکی غلطیون کو تسلیم کیا تو اب فرمائین کہ وہ
کیا دلیل ہے جس سے ہمکو اطمینان حاصل ہو کہ ہماری یا ہمارے حکمار کی شہادت
اور تجربی اور جو اُن سی ہمنی اپنے ذہن مین رای پیدا کئی سبکے سب ایسی ہین جنکو ہم انبیا دین
ہین [illegible] فطرت اللہ التی فطر الناس
علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون (سورۃ الروم) ترجمہ - سیدھا کر اپنا مونہ
خالص دین کے لئی - جو نیچر خدا کا ہی جسپر لوگون کو بنایا ہی خدا کی پیدایش مین کچھ تبدیل
نہین ہے یہی مستحکم دین ہی ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے اگر مشاہدات مین یا تجربون
مین اور اُس سے نتایج نکالنی مین اور اُس پر اپنے خیالات قایم کرنے مین وقوع اغلاط
کا اندیشہ ہوتا تو تمام حکمار متقدمین و متاخرین بلکہ بعد مین آنیوالونکی خیالات ایک ہی اصل پر
ہوتی مگر ایسا نہین ہے بلکہ سراسر اس کا خلاف - اور گو ان نیچریون کے خیالات پر نظر
کرو کہ جنکو ہم انبیا و پیغمبرون سی تعبیر کرتے ہین تو آدم سے محمدؐ تک سبکے خیالات کی تصویر
کو ایک ہی فوٹوگراف سے نکلی ہوئی پاؤ گی اگر فرق ہوگا تو صرف یہی کہ اول الذکر
درختونکی پتون اور چھالون سے ملبوس اور آخر الذکر ایک عمدہ لباس سے مانوس اور یہی
خالص نیچر ہے جسپر یہ کہ سکین (فاقم وجہک للدین حنیفا) اور جسکو خدا نی اپنی طرف

منسوب کیا ہی اور یہی ایک کافی دلیل اِس امر کی ہی کہ اُن نیچریونکی مشاہدات کا ذریعہ واحد تھا جو
واحد نتیجہ نکالتا تھا وہ اُسیکو ہم وحی اور الہام کہتی ہین اور وہی فارق نیچر حکما و نیچر انبیا کا ہی -
نیچر حکما و نیچر انبیا و نیچر خدا جسکو جناب سید صاحب نی ملا جلا دیا ہی وزن کرنے پر یہ صاف نقشہ دکھائی
دیتا ہی کہ حکما قوانین قدرت کو ایک چراغ یا شمع کی روشنی مین تلاش کرتے ہین اور انبیا اُس خداداد
آفتاب کی روشنی مین اُس عظیم الشان کی قدرت کا ظہور دیکھتی ہین اور خدا تو وہ نیچری ہی جسنے خود نیچر
کو بنایا ہی اور وہ زمین کی تہ مین اور آسمان سی اوپر کے خلا مین سبجھ جاتا ہی - جہان کبھی آفتاب کی بھی
نظر نہین پڑتی - پھر فرقہ حکما کی مشاہدات یا تجربون کو خصوصاً جو خلاف مشاہدہ انبیا ہین کیونکر معتبر سمجھا جاوی
اب سید صاحب کی مشاہدات پر غور کرو جو فی زمانہ ناظرین نیچر کے جیفر مین ہین انہی مذہب انسان
کو امر طبعی ثابت کیا ہی - اور خود وہی مذہب کی یہ تعریف کرتے ہین -

انسان کا کسی [illegible] قوت کو [illegible] صفت اور [illegible] منفعت کرنی [illegible] معبود ٹھرا [illegible] خواہ وہ قوت [illegible] بیچگون
اور علت العلل ہو یا اُسکی طاقت کا اظہار خواہ عجائب غرائب عناصری یا معادنی یا حیوانی یا
نباتاتی اشیا سی خواہ وہ انکی خیالی وجود یا بزرگون کی ارواح ہین - اور شروع ہی مین امر طبعی کی
تعریف کرکے خود ہی فرمایا ہی اگر یہ بات ثابت ہو کہ تمام انسان کچھ نہ کچھ مذہب ہی رکھتی تھی تو ضرور
تسلیم کرنا پڑیگا کہ مذہب بھی انسان کا امر طبعی ہی - اِسکے ثبوت کے لئی آپنی تین **اقوام** پیش
کی ہین - **اول** وہ وحشی قومین جو صفحہ دنیا سے نیست و نابود ہو گئین اور اُس قوم کے
وجود پر زمین سی دبے ہوئی نشانیونکی نکلنی کو دلیل ٹھیرایا ہے - **دوم** وہ مہذب قومین جو گذر
گئین اور انکی وجود پر تواریخ کو دلیل بنایا ہی **سوم** وہ وحشی قومین جو اِس وقت امریکہ کے
جنگلون اور افریقہ کی کنارون اور اوشیانیا کے جزائر مین پائی جاتی ہین - انکی مذہب کا ثبوت
محض مشاہدہ پر منحصر رکھا - اور نتیجہ یہ فرما دیا - پس اُن تمام دلیلون سے ثابت ہوتا ہی کہ تمام انسان
کچھ نہ کچھ مذہب رکھتی تھی +

دیکھو جیفر مین صاحب نے مشاہدات مخلوقات اور اُس سی تاریخ نکالنی مین کیسی غلطی کھائی ہی +

ہم امریکہ کی جنگلون اور افریقہ کی کنارون اور اوشینیہ کی جزایر کا پیچھا کرینگے پہلی اپنی ہی گھر مین اس
نیم وحشی فرقہ پر آنکھ جماتی ہین تو سینکڑون ہزارون بلکہ لاکھون آدمی ایسی دیکھتی ہین جو
کسی قوت کو جذب منفعت اور دفعہ مضرت کی لئی اپنا معبود نہین سمجھتی بلکہ تمام طاقتون کو
جنمین دفعہ مضرت یا جذب منفعت کی خواص ہون بحالت خود مجبور سمجھتی ہین - اور اس
مجبوری کو ازلی و ابدی خیال کرتی ہین اور اُن طاقتون کی تاثیر کو اپنی عقل سی اپنی منشا ر
کی تابع بنا سکتی ہین جیسی آگ کا جلانا اور آفتاب کا فایدہ پہنچانا - وعلی ہذا القیاس ❊

جب مہذب اقوام یورپ کو دیکھتی ہین تو اُس فرقہ کا وجود کثرت سی پاتی ہین - امریکہ کی جنگل افریقہ
کی کنارے اور اوشینیہ کی جزایر بھی ایسی آدمیون سی خالی نہین - تواریخ کو دیکھو تو دہریہ اور لامذہب
فرقون کا ذکر بھی ساتھ پڑہو گی - اون وحشی قومون کی مذہب دریافت کرنیکے لئی جو صفحہ
ہستی سی معدوم ہوگئین صرف دبے ہوئی نشانیون کو پاکر یہ نتیجہ نکالنا کہ وہ سبکے سب اقوام
[illegible]
ندیا تھا اور نہ کوئی اُسکے لئی نشانی بنائی تھی اِس نشانی کا پایا جانا مٹا سکتا ہی - ہرگز نہین
جو صحیح نتیجہ نکلتا ہی وہ اِسی قدر ہی کہ اُن وحشی اقوام مین ایسی انسان بھی ہوگذری ہین کہ
جنہون نی کسی قوت کو اپنا معبود قرار دیا تھا اور اُسکی لئی نشانی بنائی - نہ یہ کہ سبکی سب ایسی ہی تھے
اِس بیان سے ثابت ہوا کہ سید صاحب کا یہ مشاہدہ خلاف واقع و خطا ہی اور جس نیچر پر وہ لگایا
گیا ہی وہ بھی پورا رہنما نہین ہی ❊ اور وہ نیچر نہین ہی جسکو خدا نی دین کہا ہی یا انبیا نی اُس
سے رستہ لیا ہی وہ نیچر جسکو دین کہا جاوی اور اُس پر لا تبدیل لخلق اللہ صادق آوی اور ہی
جسکو اللہ تعالی دین قیم کہتا ہی یا اُس کا رسول وحی یا الہام سی پہچانتا ہے ❊

اب مین مضمون کو اِس فقرہ پر ختم کرتا ہون کہ سید صاحب کی مشاہدات مین غور کرنی سے
معلوم ہوا کہ خدا تعالی کا نیچر اور ہی سید صاحب کا نیچر اور - راقم مرزا مبارک بیگ سب ادیٹر
اِس مضمون لطف مشحون کا خلاصہ بدفعات ذیل پیش ہوتا ہی ❊

(۱) سید احمد خان صاحب نے مشاہدہ نیچر سے یہ خیال کیا کہ آدم علیہ السلام سے لیکر محمد رسول اللہ صلعم تک انبیاء نے جو کچھ کہا یا سمجھا اور اسکو خدا کی طرف نسبت کیا وہ اسی غور و مشاہدہ نیچر کا نتیجہ ہے اور ان کے وحی یا الہام کہ اسکے سوا کچھ حقیقت نہین ہے ❊

(۲) بنا بر علیہ جو بات انبیاء کی ایسے خیال مین خلاف نیچر معلوم ہوئی اُنہون نے اسکی نفی کی یا نیچر کے موافق اسمین تاویل کی ❊

(۳) یہ خیالات سید احمد خان صاحب کے پرانے فلسفیونکے خیالات ہین انکے ذاتی نہین ❊

(۴) ان خیالات مین سے بعض خیالات غلط بھی ہین چنانچہ تہذیب الاخلاق اس پر گواہ ہے ❊

(۵) پس ہمکو غلط و صحیح خیال مین تمیز کرنیوالی دلیل کے تلاش کرنیکی ضرورت ہوئی

(۶) اگر ہم اپنے مشاہدات و تجربون کو دلیل ٹھیراوین تو ناممکن ہے یہ تجربہ و مشاہدہ دلیل ہو سکتا تو حکمائے متقدمین و متاخرین میں وہ اختلاف کیون ہوتا جسکو تہذیب الاخلاق نے ثابت کیا ❊

(۷) [illegible]

جنکو خدا نے اپنے نبیوں پر بواسطہ وحی و الہام جو وسایل مشاہدہ حکماء سے علاوہ چیز ہے مطلع کیا یہی وجہ ہے کہ ان مین باہم اختلاف نہین ❊

(۸) منجملہ مشاہدات حکماء ایک سید صاحب کے مشاہدہ مین ہمنے غور کی تو اسکو سخت غلط پایا ۔ ایسا ہی اور ونکے مشاہدات کا حال ہے ❊

ان دفعات سے ہر ایک دفعہ اشاعۃ السنۃ کی موید ہے اور خلاصہ سب دفعات کا یہ ہے کہ جس نیچر یا مشاہدہ کو سید احمد خان صاحب دین سمجھ بیٹھے ہین وہ ایسا نہین جسکو دین کہا جاوے اور ۃ ۃ لا تبدیل لخلق اللہ اس پر صادق آوے ۔ اڈیٹر اشاعۃ السنۃ

شکایت و امید

مضمون مذکور کے راقم ایک منشی صاحب ہین جنھون نے منشی ہو کر ایسا فاضلانہ مضمون لکھا ہے اس سے چہ کہ ناظرین بڑے بڑے علماء فضلاء جامع معقول و منقول پشاور ۔ لاہور ۔ امرتسر ۔ لودیانہ

کپورتھلہ - دہلی - مراد آباد - کانپور - لکھنو - اعظم گڈھ - بنارس - عظیم آباد پٹنہ - کلکتہ -
ڈھاکہ - جبل پور - حیدر آباد - مدرس - بہار - وغیرہ بلاد کے اعیان و اراکین نے کبھی ایک سطر کا
مضمون اشاعۃ السنۃ کی تائید مین مرحمت نہین فرمایا ❊

ادہر تہذیب الاخلاق کو دیکھو کہ اسمین جناب سید صاحب کے مضامین قلیل قلیل ہوتے ہین اکثر مضامین
انکے احباب و انصار ہی کے ہوتے ہین ❊

ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے احباب ہماری اس شکایت کا ازالہ فرماوینگے - اور آیندہ مثل تہذیب الاخلاق
کیطرح مضامین کے ارسال مین ہماری جانب کو متوجہ کرینگے - لیکن یہ ملحوظ خاطر رہے - کہ انکی تحریرون
مین فقط علمی و مطلب کی باتون کیطرف توجہ فرماوین - حضرات مخاطبین کے مطاعن و تبرا بازیونکے
جواب سے تعرض نکرین - مدت سے جوار مین جناب سید محمد خان صاحب نے اخبار سفیر ہند امرتسر
[illegible]
مین ہماری بعض احباب نے اپنی تحریرین بغرض اندراج رسالہ ارسال فرمائی ہین - ولیکن ہمنے ان
کا اشاعۃ السنہ مین درج کرنا اور بدگوئی کا جواب بدگوئی سے دینا ہماری اصول و عادت طبعی کے خلاف
ہے اس بات کی ثبوت مین ہم اسی سفیر ہند کی شہادت پیش کرتے ہین اور وہی الفاظ جنکو
اڈیٹر سفیر ہند از راہ انصاف و دیانت ہماری صبر و تہذیب کی نسبت زیب رقم فرما چکے
ہین جنمین وہ ہمکو گویا تہذیب و صبر کا سرٹیفکٹ دے چکے ہین پیش کرنا کافی خیال کرتے ہین ❊

ضمیمہ اخبار سفیر ہند نمبر ۱۱ مطبوعہ ۱۰ نومبر ۱۸۸۳ مین آپ فرماتے ہین - ضروری اعلان مولوی ابو محمد
حبیب اللہ پشاوری مقیمی امرتسر کے مضمون مشتہرہ تتمہ دوم سفیر ہندوستان مطبوعہ بست و ہفتم ماہ
گذشتہ کے جواب مین ہمارے پاس مضمون بعنوان سپاس نامہ بجواب سپاسنامہ مرقومہ مولوی ابو سعید
محمد حسین لاہوری آگیا ہے مگر قلت جگہ کے سبب اس پرچہ مین درج نہین ہوا انشاءاللہ تعالے
آیندہ شایع ہوگا ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے واجب التعظیم مولانا حبیب اللہ صاحب انصاف کرینگے
کہ مہذبانہ جواب ایسے ہوتے ہین ❊

پھر تتمہ اخبار سفیر ہند مطبوعہ ۷ اکتوبر ۱۸۸۸ء مین سپاس نامہ درج فرماکر تحریر فرماتی ہین اگر ہم موحدین کی قابل شایع ہونیکی مضامین چھاپتی ہین تو فریق ثانی کی ناقابل (بلحاظ تہذیب) شایع ہونی سے انکار نہین کرتی +

المختصر — موحدین اپنی خیالات کی اظہار مین بدزبانی اور بدتہذیبی کو کام مین نہین لاتی - بلکہ بڑی خوشی سی صبر اور شکر کرتی ہین - وہو ظاہر +

پھر تتمہ اخبار سفیر ہند مطبوعہ ۲۴ نومبر ۱۸۸۸ء مین تحریر فرماتے ہین - ہم بے مبالغہ کہتی ہین کہ ہمارے حضرت مولانا جناب مولوی محمد حسین صاحب لاہوری کا جو کمال درجہ کی حلیم بردبار صابر عالم فاضل ہین خوب انداز ہی اور نہایت پسندیدہ ڈہنگ ہی کہ خود بخود کسی سی نہین الجھتی - اور بیفایدہ جھگڑون کیطرف مطلق قصد نہین کرتی +

ناظرین تدین اور امانت سی خود اس امر کی تصدیق کر سکتے ہین کہ فریقین سے کسکے شایان شان علما ر [illegible] ہین ہی اور کون [illegible] جوابین سپاس نامہ لکھتی ہین

ان عبارات و تنبیہات کی نقل کرنی سی ایک غرض ہماری یہ ہی کہ ہماری احباب ہماری عادات کو خیال مین لاکر ان تحریرات مذکورہ درج ہونی سی آشفتہ خاطر نہون اور آیندہ بدگوئی کی جواب قلم مین نہ لاوین - غرض دوم یہ کہ ہمارے پرانے دوست اڈیٹر اخبار سفیر ہند اپنی مضامین بالاکو یاد فرماکر ان تبرائی مضامین بھیجنی والون کو یہ سمجھاوین کہ مولف اشاعۃ السنۃ کا صبر و حلم تمہاری بدگوئی پر غالب آویگا - اور بدگوئی سی میدان تمہاری ہاتھ کبھی نہ آویگا بدگوئی کا گولہ اور بارود جلد تمام ہوتا ہی - خصوصاً اس حالتمین کہ فریق ثانی حلم و صبر کی آڑ مین پناہ لیتا ہی - تم یہ طرز مبازرت چھوڑ دو - علمی بات کوئی آتی ہو تو اسکو پیش کرو +

اور اگر وہ اڈیٹر صاحب کی نصیحت کو نہ مانین تو اڈیٹر صاحب انکی ایسی تحریرون کو درج اخبار نفرماوین ایسا نہ ہو کہ وہ اخبار مین متناقض و مختلف البیان خیال کئی جاوین +

مولف

بقیہ مقدمات مبحث اثبات نبوت

نمبر خواب	مضمون خواب	پارہ الفاظ حدیث	[illegible]
۱۶	ایکدفعہ آپنے خواب مین دیکھا کہ آپ عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین اور آپکے پاس رطب بن طاب (کھجورین) حاضر کی گئین اُسکو یون تعبیر فرمایا کہ دنیا مین خدا ہمکو رفعت دیگا اور عاقبت بخیر کریگا اور دین ہمارا اچھا اور ستھرا ہو چکا ٭	رایت ذات لیلۃ فیما یری النائم کانا فی دار عقبۃ بن رافع فاتینا برطب من رطب ابن طاب الخ	۲۴۴
۱۷	ایک شخص نے آنحضرت کے پاس بیان کیا کہ مین خواب مین اپنا سر کٹا ہوا دیکھتا ہون۔ آپنے فرمایا شیطان تمسے کھیلتا ہے ایسی خواب کسی سے بیان نہ کیا کرو ٭	یا رسول اللہ رایت فی المنام کان راسی قطع الخ	۲۴۳
۱۸	ابن سیرین یا ابوہریرہ سے مروی ہے کہ خواب مین تین قسم ہین۔ بشارت منجانب اللہ۔ خیالات نفس۔ شیطان کا ڈراوا۔ خواب مین پانون مین بیڑی دیکھنی اچھی ہے [illegible]	الرؤیا ثلث حدیث النفس وتخویف الشیطان وبشری من اللہ فمن رای شیئا یکرھہ [illegible] الخ	۱۰۳ ۲۴۱ مسلم

اِس **تفصیل** سے جیسا کہ سچی خوابون کا وجود ثابت ہوتا ہے۔ ویسا ہی خوابونکی تعبیر کا شرع مین اعتبار ثابت ہوتا ہے۔ پس نیچری مسلمانون کا انکار٭ (عین خوابکی متعلق ہو خواہ اُسکی تعبیر کے) محل تعجب انکار ہے۔
تعبیر خوابکا قانون چنانچہ احادیث منقولہ بالا سے مستفاد یہی ہے کہ اگر کوئی خوفناک خواب دیکھے تو اُسکو کچھ چیز نہ سمجھے اور اِس خوف کا (جو اسکو بے اختیار حاصل ہوا) وہ معالجہ جو آنحضرت سے منقول ہوا عمل مین لاوے ٭

٭ اِس انکار مین اول سید احمد خان صاحب اُس شخص کی نسبت جسکا انکار صفحہ ۲۵۹ مین منقول ہوا سا بقین اولین مین سے ہین چنانچہ مضمون سحر نمبر ۱۳ مندرج نمبر اول تہذیب الاخلاق ۱۲۹۳ھ مین فرماتے ہین۔ نفس انسانی مین ایک ایسی قوت برقی اور مقناطیسی موجود ہے جو خود اِس پر اور اسکے خیال پر اور دوسرون پر اور دوسرون کے خیال پر اثر کرتی ہے اسکے اثر متعدد طرح پر ہوتے ہین۔ ان مین سے یہ بھی ہے کہ شے غیر موجود حقیقتاً موجود معلوم ہوتی ہے خواب مین تمام چیزون کو جو انسان خواب مین دیکھتا ہے آدمی حقیقتاً موجود سمجھتا ہے۔ حالانکہ کوئی چیز بھی موجود نہین ہوتی ٭ یہانتو یہ انکار ہے۔ اور خطبات احمدیہ کے خطبہ بشارت مین انہی خوابون کا ایسا اعتبار اقرار کیا ہے کہ گنتی کرانکے بھروسہ کئی بشارتونکو اثبات کیا ہے۔ اصل عبارت جناب بضمن ثبوت تمثیل دوم آویگی۔ انشاء اللہ تعالی ۱۲ حاشیہ

(۲) اور اگر کوئی اچھا خواب دیکھے تو اُسکے مضمون کو سوچے - اگر اُسکے اصل اور وجود پہلے سے
اپنے خیالات یا طبیعت یا اخلاق مین پاوے تو اس خواب کو اُسیکا عکس اور صورت مثالی سمجھے

(۳) اور اگر اسکی طبیعت یا خیال یا اخلاق مین اس خواب کا سابق وجود اور اصل نہو تو اسکو
تعلیم الٰہی خیال کرے - اور اسکے تعبیر کے لئے اسکے مناسب معانی تجویز کرے +
مثلاً کسی سمی سے معنی اسم سمجھ لے جیسے آنحضرت نے خواب نمبر ۱۲ مین رافع سے رفعت کو سمجھ لیا
اور عقبہ سے عاقبت کو یا لازم سے ملزوم - یا سبب سے مسبب یا ایک چیز سے اس سے ملتی جلتی
اور مناسبت رکھتی دوسری چیز - جیسے آنحضرت نے خواب نمبر ۱۴ مین سونے کے کنگن سے مسیلمہ
کذاب حریص دنیا کو سمجھ لیا - اور نمبر ۱۳ مین تلوار کی دہار سے مسلمانان مقتول کو - جسکو خود
تعبیر نہ آوے وہ کسی دانا دوست سے پوچھ لے +

تنبیہ المغترین

جو کچھ ہمنے خواب یا تعبیر خواب کی نسبت کہا ہے یہ سبھی خواب دیکھنے والون کی سبھی خوابون کی نسبت
نہین کہا - بلکہ بعض اشخاص کے بعض خوابون کی نسبت کہا ہے - اور عنوان اصل سادس مین
خاصکر ملکی صفت انسان کے لئے ایسی صفت کا وجود تجویز کیا گیا دیکھو ص (۲۵۴) سطر (۲۱)
رہی یہ بات کہ معیار و مقیاس اس امر کا کہ سچا . . . .
اور رحمانی خواب کسکا ہے اور جھوٹا شیطانی کسکا) کیا چیز ہے سو ہمارے نزدیک عصمت ہے جس
شخص کی خطا سے عصمت ثابت ہو اور اسکی کوئی بات خواب کی ہو خواہ بیداری کے خلاف
واقعہ نہو - اس کا خواب سچا تعلیم الٰہی ہے - اور جو خطا و تناقض کا محل ہے اُس کا خواب جبتک امتحان
مین پاس نہ ہو جاوے اعتماد و یقین کے لایق نہین ہے +

رہا یہ امر کہ ایسا شخص جو معصوم ہے اور مخالفت واقع سے بری ہے کون ہے سو مسلمانون اور جملہ اہل
مذاہب سماویہ کے نزدیک ہر امت کا نبی ہے اسکے سوائے اور اشخاص کے منامات و مقالات کا معیار
و محک صداقت اُسی نبی کی تعلیم ہے - جسکا خواب یا خیال قول نبی سے موافق ہوگا - اس کا

خواب سچا و تعلیم الہی سمجھا جاے گا جو اس سے مخالف ہوگا وہ جھوٹا اور شیطانی وسوسہ متصور ہوگا
موافقت کی صورت مین بھی وہ خواب غیر نبی کا اصل اصول احکام نہ ہوگا اور نہ کسی مکلف
کو اس سے احتجاج واستدلال جایز ہوگا - بلکہ مدار اثبات حکم و تکلیف خدا و رسول کا قول ہوگا
اور وہ خواب محض موجب توقیر و سرور و طمانیت و بشارت خواب دیکھنے والی کا سمجھا جائیگا
یہ حکم خواب و کشف غیر نبی کا کتب عقاید اسلام مین بہ بسط مرقوم ہے - اور کچھ اسکی تائید
صفحہ رسالہ ہذا نمبر ۴ صفحہ ۱۵۴ وغیرہ سے بھی نکلتی ہے تفصیل اس امر کی کہ نبی معصوم ہوتا ہے - اور
اسکے خواب و بیداری کی باتین منجانب اللہ ہوتی ہین بعد اختتام مقدمات تا مبحث مقصود مین
ہوگی اس تنبیہ مین فقط اُن لوگون کا متنبہ کرنا مقصود ہے جو خوابونکے اثبات و اعتبار مین حد
اعتدال سے متجاوز ہوکر افراط کو پہنچگئی ہین جیسے اہل نیچر انکے انکار کلی سے تفریط مین پڑے ہوے
ہین - یہ لوگ [illegible] ٹھیک ... پرست و خیال پرست ہین اور اپنی مشایخ و پیرون کی
خوابونکو آسمانی وحی بلکہ اس سے بھی زیادہ سمجھتے ہین - خوابون سے یہ وہ احکام نکالتے ہین
جو قرآن و حدیث کے مخالف ہوتے ہین +

اس قسم کے لوگ قدیم سے مسلمانون مین چلے آتے ہین - اور اس زمانہ مین بھی ہر ملک مین موجود
ہین - پنجاب کے اضلاع سے ضلع لودہانہ اور اسکے نواح مین بکثرت پائی جاتے ہین جو اپنی
خوابون کے حکم سے کسیکو دوزخی بتاتے ہین - کسیکو بہشتی - کوئی حکم شریعت سے خارج کرتے
ہین کوئی از خود اُس مین داخل +

مسلمانان متبعان قرآن ان دونون کے افراط و تفریط سے اجتناب رکہتے ہین اور خوابونکے
اثبات و نفی مین بیچ کی راہ چلتے ہین - انبیا علیہم السلام کی خوابونکو واقعات کے متعلق ہون
خواہ احکام کے عموماً وحی و تعلیم الہی جانتے ہین - انکے سوا اور ون کی خوابون سے جو
واقعات کے متعلق ہون اور نفس الامر کے مطابق نکلین ان کو تعلیم الہی اور وراثت
نبوی سمجھتے ہین - اور جو احکام شرعی یا احوال اخروی کے متعلق ہون ان کو کتاب

وسنت کے موافق پاتے ہین تو منجانب اللہ سمجھتے ہین ورنہ وسوسہ شیطانی خیال کرکے اسکو ساقط الاعتبار سمجھتے ہین ۔ صفحہ ۲۵۹ سے یہانتک جو کچھ خوابون کے متعلق نقلی اصول (کتاب اللہ وسنت) کے تمسک سے بحث ہوئی ہے یہ اُن مسلمانونکے (جو باوجود اعتراف صدق مضامین قران اس باب مین افراط وتفریط مین مبتلا ہین) فہمایش کے لئے ہے اور دلیل عام اس باب مین جو ہر ملت ومذہب کے قائلین پر حجت ہوسکے وہی عامہ خلایق کا وجدان (یعنی انکے لوح دل یا دماغ پر سچے خوابون کے نقوش کا پایا جانا) ہے جسکا ذکر شروع تقریر مین گذرا ہے ۔

یہ استدلال بطور برہان انی ہے اور اس باب مین بطور برہان لمی بھی استدلال ہوسکتا ہے ۔ اس کا بیان معہ شرح برہان انی ولمی کے ضمن ثبوت تمثیل دوم عنقریب آتا ہے ۔ مگر سخت مشکل یہ ہے کہ ہمارے اکثر مخاطبین و ناظرین ایسے علمی دلایل کو سمجھ نہین سکتے اور باوجودیکہ ہم ترجمہ مین ہندی کے چندے [illegible]

[illegible]

ایک صاحب اخبار سفیر ہند نمبر ۱۸ مطبوعہ مئی ۱۸۷۹ء مین فرماتے ہین کہ ہم باوجودیکہ بڑے بڑے پر زور اور نازک و فاضلانہ مضامین سید احمد خان صاحب وغیرہ کو بخوبی سمجھتے ہین تمھاری کلام کا مطلب نہین سمجھتے ایک اور صاحب اسی اخبار مین ایک جگہ فرماتے ہین کہ تمھاری باتون کا مطلب تم ہی سمجھتے ہو ۔ انکے اس نہ سمجھنے کی وجہ یہ ہے کہ ان مضامین کے سمجھنے کو کسی قدر منطق و فلسفہ قدیمہ بکار ہے *

اور ان لوگون مین گو بعض ریاضی و فلسفہ بیکن سے واقفیت رکھتے ہین مگر علوم قدیم سے محض معرے ہین ۔ اس بات کو تہذیب ماہ رجب ۱۲۹۶ کا مضمون **قدیم اور جدید علوم** تصدیق کرتا ہے ۔ اس مین بڑے زور وشور سے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ بیکن نے فلسفہ قدیمہ کو معطل کردیا ہے اور بجاے اسکے طبیعات وریاضیات کو شایع کیا ۔ اور برہان کو اُس نے بیکار سمجھکر بجاے اسکے استقرار (جسکو عامی اور بچے بھی سمجھتے ہین) کو استدلال کا مدار ٹھیرایا ۔ پھر یہ لوگ جنکو بیکن ہی کی وراثت پہنچی ہے ہماری براہین عقلیہ کے مضامین کیونکر سمجھین اور انکے نہ سمجھنے کا قصور

ہماری بیان کی ذمہ کیون نہ لگاوین +

جناب سید احمد خان صاحب کے مضامین کو اسلئے بخوبی و بآسانی سمجھ لیتے ہین کہ وہ مضامین عامیانہ یعنے عام لوگونکی اغراض و خواہشونکی موافق ہوتی ہین +

تعلیمات

(۱) جسنے لا الہ الا اللہ کہا گو وہ کیسا ہی فاسق ہو دوزخ مین نجائیگا (۲) انسان اپنی خواہشون و خوشیونکو اصول نیچر کیموافق زندہ رکھی نفس کشی نکرہی (۳) گوشہ نشینی و کم خوابی و کم خوری سے مالیخولیا پیدا ہوتا ہے (۴) نعماے دنیاوی سے قدر کفایت پر قناعت نکرنی چاہیے (۵) مذہب کو دنیاوی کامون سے تعلق نہین - دنیاوی کامون مین جو کچھ کسیکی عقل مین آوی سو کری (۶) خدا کی عبادت جسطرح چاہی کری ہیچون و بیچگون سمجھکر خواہ اسکے [illegible] ....

وعلی ہذا القیاس اور آزادانہ مضامین ہین جو رجب ۱۲۹۶ کے پرچہ مین موجود ہین

اور چونکہ ان مضامین کو آزاد منش لوگ بلا دلیل مانتے ہین اسلئے جناب ممدوح ان مضامین پر دلایل قایم نہین کرتی - وہ ایک بات موافق ہواے نفس عامہ خلایق کی فرماتے ہین لوگ بلا دلیل اسپر ایمان لاتی ہین - اور اگر کہین آپکو کوئی دلیل بھی لانی ہین تو وہ بھی عامیانہ خیالات پر مبنی ہوتی ہے - بخلاف ان مضامین کے جو انکے مقابلہ مین اسطرف سی پیش ہوتے ہین - وہ لوگونکی اغراض و ہواے نفس کی مخالف ہوتی ہین اسلئے انکی سمجھنے و قبول کرنے سی آزاد منش لوگونکے نفوس انکاری ہوتے ہین - پس ہمکو ہندو دلایل عقلیہ سی وہ مضامین ثابت کرنی پڑتے ہین اور ایک فرق ہماری آپکی مضامین مین یہ بھی ہی کہ آپ انکار کی مقام مین کھڑی ہین مثلاً معجزہ کا وجود ثابت نہین - دوزخ بہشت کا وجود جسمانی نہین - فرشتہ - جن - شیطان - انسان سے جداگانہ مخلوق نہین - اور ہم مقام ادعا و اثبات مین قایم ہین اور ظاہر ہی کہ منکر ثبوت دلایل کا چندان محتاج نہین ہوتا اور بار ثبوت مدعی کے ذمہ ہوتا ہے - پھر جس قسم کا دعوی ہو اسی قسم کا ثبوت دینا پڑتا ہے

دعوی عامیانہ ہوتو اسکے ثبوت مین عامیانہ دلیل کافی ہوتی ہے دقیق و باریک ہو (جسکو انبیا
وحی و الہام کے ذریعہ سے پہچے ہون اور عقلا تعمق عقل سے) تو وہ ویسی ہی باریک دلائل سے
ثابت کرنا پڑتا ہی ۰

اور ہماری دعاوی باوجودیکہ غالبًا اسی قسم کے ہوتی ہین تاہم اُنکی دلایل کے بیان مین ہم تسہیل کو مدنظر
رکھتے ہین اور ایک ایک بات کو کئی کئی تمثیلات سے سمجہاتے ہین ۔ باانیہمہ کوئی دقیق بات کسیکے سمجھ مین
نہ آوے تو اُس کا قصور ہمارے ہی ذمہ نہ لگاوے اپنے فہم و علم کا بھی کچھ دخل سمجھے اور وہ بات کسی عالم
سے دریافت کیا کرے ۔

تمثیل دوم ۔ یعنی واقعات غیبی کی نسبت بعض اشخاص کی سچی خبر و نکی ثبوت پر دہی وجدان
دلیل ہی ۔ ہم برملا دیکھتے ہین کہ بعض اشخاص ایسے واقعات کی نسبت (جو نہ حواس سے معلوم ہو سکتے
ہین نہ فکر و غور عقل سے دریافت ہونی ممکن ہین) ایسی خبرین دیتے ہین جنکو واقعہ کے مطابق
[illegible] ہین ۰

تفصیل

اِس قسم کی خبرین جو زمانہ قدیم مین ملکی صفت اور مقدس لوگونے بتائین ۔ اور لوگو نکے تجربہ و
مشاہدہ مین آئین عہد عتیق و عہد جدید مین مذکور ہین ۔ انکو انرابیل سید احمد خان صاحب بہادر
نے اپنی کتاب خطبات احمدیہ کے خطبہ بشارات مین نقل کیا ہی ۔ مین اس مقام مین انہین کی تحقیقات
کو پیش کرنا کافی سمجھتا ہون اِس مین نئی تفتیش و تحقیق کو ضروری نہین جانتا ۰

اور اِن باتون سے استدلال نہ اس وجہ سے ہی کہ وہ رسولونکی بتائی ہوئی باتین ہین اسلیے اُنکا
تسلیم کرنا واجب ہی ۔ بلکہ اس وجہ سے ہے کہ وہ تاریخی واقعات ہین اور بنقل متواتر ثابت ہین ۔
اِنکا ماننا عقل کا مقتضائی ہی ۔ پس اگر کوئی اِنکے تسلیم کرنیکو فرع تسلیم نبوت سمجھے اور قبل اثبات
نبوت اُن سے استدلال کو مصادرہ علی المطلوب خیال کرے تو یہ اُسکی غلط فہمی ہی ۔

اِن باتون کو سید احمد خانصاحب کی کتاب سے نقل کرنے سے یہ بھی غرض ہی کہ جو کچھ

جناب ممدوح کے مضامین کانشنس نیچر - مذہب و معاشرت مذہب انسان کا امر طبعی ہی - اور اپکی ایک
ہم مذہب کے مضمون تحقیقات مذہب و صحیفہ فطرت کے منطوق یا مفہوم سی معلوم ہوتا ہی کہ نبوت
صرف غور و فکر عقل کا نتیجہ ہی - اور وحی یا جبرئیل صرف اسی معنی ملکہ نبوت کا نام ہی - اور الہام صرف اسی بات کا
(جو قانون قدرت مین غور کرنے سے دل مین آ جاتی ہی) نام ہے - بے سوچے غیب الغیب سے
کسی بات کا منکشف ہو جانا جسکو اہل مذاہب الہام کہتے ہین کوئی چیز نہین ہی - یہ سب کچھ ان باتون
کے خلاف ہی جو آپنے خطبات احمدیہ کی خطبہ بشارات مین فرمایا ہی - اسمین آپنے اس قوت
کے وجود کا جسکے اثبات کی اسقام مین ہم در پی ہین اثبات کیا ہی اور ان معنی کر الہام دکہ
بے سوچے بدون فکر کی کوئی بات سوتے سوتے یا بیٹھے بیٹھے دلمین آ جاوی) کا وجود ثابت
کیا ہی - بین نظر افحام و افہام ان حضرات کے ہمنے آپکی کتاب خطبات احمدیہ سے ان باتونکا نقل
[illegible] باتون
کا خلاف آپکی مضامین مذکورہ بالا مین نہ دیکھتی تو ہم ان حضرات کو منکر حقیقت و معنی نبوت ہرگز نہ
ٹھیراتے - اور یہ تفصیل ان باتونکی تحریر مین نہ لاتے اور بحث اثبات نبوت مین ان لوگون کو
مخاطب نہ بناتے بلکہ جسقدر بحث مارچ ۷۷ء سے ابتک کانشنس کی متعلق ہے آپکے ہم مقابلہ
مین لکھ چکی ہین یہ ہرگز قلم مین نہ لاتی اس نقل و بیانکی گو وضع و ترتیب راقم کیطرف سی ہی و لیکن
مضامین بلکہ بالاختصار الفاظ جناب ہی کے ہین جو تہذیب الاخلاق جلد ششم کے نمبر ۸ و ۹ و ۱۰
مین منقول ہی ❊

خبر اول جو تہذیب الاخلاق مین

بشارت اول منجملہ بشارات مسیح ہی

حضرت اشعیاہ نے احاز بادشاہ کو خبر کر دی کہ کواری عورت کو حمل ہوگا - اور وہ بیٹا جنیگی - وہ ذرا
ہوشیار ہوگا - تو جو خوف تجھی دشمنون سے ہی جاتا رہیگا - کتاب اشعیاہ باب ۷
اس خبر کا مصداق ایک لڑکا ماہیر شالال حاش بز نامی پیدا ہوا جب وہ ہوشیار ہوا تو احاز

کا خوف جاتا رہا۔ اور انجیل متی مین لکھا ہی کہ یہ بشارت حضرت مسیح کی ہی جو کواری مریم سے
پیدا ہوئے اور انکی بشارت یوسف نجار کو فرشتہ نے خواب مین دی ÷

خبر دوم جو تہذیب الاخلاق مین

حضرت عیسیٰ کی دوسری بشارت ہی

حضرت میکاہ نے بہت سی باتین آیندہ کی اشارات وکنایات مین کہین کہ یہ ہوگا اور وہ ہوگا
اس مین یہ بھی فرمایا ای بیت لحم افراتاہ میرے لئی ایک شخص جو بنی اسرائیل مین سلطنت کری
گا اور اس کا ہونا قدیم زمانہ سے مقرر ہو چکا ہی تجھسے نکلیگا کتاب میکاہ باب ۵۔ آیہ ۲
حضرت متی فرماتے ہین کہ یہ پیشین گوئی حضرت مسیح کی ہوئی جو بیت لحم مین پیدا ہوئے ہین
اگرچہ دنیاوی سلطنت ان کو نہین [illegible]
[illegible]

خبر سوم جو تہذیب الاخلاق مین منجملہ بشارات

توراۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت اول ہے

حضرت موسیٰ نے خبر دی ہی کہ خدا نے حضرت ابراہیم سے وعدہ کیا کہ مینے تیری دعا اسمعیل کے حق مین
قبول کی۔ ہان مینے اسمین برکت دی اور اُسے بارآور کیا اور اسے بہت فضیلت دی اس سے
بارہ امام پیدا ہونگے اور اسکی ترقی کرونگا۔ باب اول آیہ ۱۸۔۲۰۔ کتاب توریت اسی قسم
کی اور آیات توریت سے اسرائیل صاحب نے نقل کرکے انکا آنحضرت کے حق مین بشارت ہونا
ماشاء اللہ بڑے زور وشور سے ثابت کیا ہی اور اتنا رہا ہی نہین دو الہامی خوابون سے بھی استدلال
فرمایا ہی۔ **اوّل** یہ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت اسحق سے خواب مین کہا ہی کہ مین تیرے باپ ابراہیم کا
خدا ہون تجھے برکت دونگا اور اپنے بندے ابراہیم کے سبب تیری نسل کو بہت کرونگا۔
دوم یہ حضرت یعقوب خواب مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک سبز سیڑھی زمین سے آسمان تک لگی ہوئی
ہے اور خدا کے فرشتے اس پر اترتے چڑھتے ہین اسپر خدا نے کھڑے ہو کر کہا کہ مین تیرے باپ
ابراہیم اور اسحاق کا خدا ہون یہ زمین جسپر تو سوتا ہے تجھکو اور تیری اولاد کو دیتا ہون الخ

خبر چہارم جو تہذیب الاخلاق مین منجملہ بشارات

توراۃ بعنوان بشارت دوم منقول ہی

خداتعالی نی موسی علیہ السلام کو خبر دی کہ تیری بھائیون مین ایک نبی تیرسا قایم کرونگا اور اپنا کلام اسکے مونہہ مین دون گا۔ توریت کتاب پنجم باب ۱۸ - ۵ - ۱۰

جناب آنریبل صاحب نی فرمایا ہی کہ ان تیون سی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونیکی ایسی صاف و مستحکم بشارت نکلتی ہی جس سے کوئی انکار نہین کرسکتا اور اسکی وجہ یہ بیان فرمائی ہی کہ یہ دو باتین کہ (۱) مین اسکے مونہہ مین اپنا کلام دونگا اور (۲) وہ مثل موسی ہوگا سوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی مین پائی نہین جاتین۔ پہلے اسلیئے کہ انبیار بنی اسرائیل پر سوای احکام عشرہ موسی کی جو وحی آتی تھی اسکے لفظ وہی نتھی جو توریت - و زبور - صحف انبیاء مین لکھی ہوئی ہین [illegible] اسکو اپنی زبان و محاورہ مین لوگونکے سامنی بیان کرتی تھی انا جیل اربعہ جواب معتمد اور قابل سند عیسائیون مین تسلیم ہوتی ہین انکی الفاظ تو وہ ہین ہی نہین جو حضرت عیسے کی زبان مبارک سے نکلی تھی کیونکہ حضرت عیسی کی عبرانی زبان تھی اور وہ انجیلین یونانی زبان مین تحریر ہوئین ہان البتہ قران مجید ایسا ہے کہ اسکی لفظ پیغمبر کے مونہہ مین رکھی گئی تھی اور وہی لفظ پیغمبر نے لوگونکو پڑھ سنائی پس یہ الفاظ اس بشارت کے کہ اپنا کلام اسکے منہ مین دون گا سوای محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور کسی پر صادق نہین آتی

دوسری بات کا سوای آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسری شخص مین پایا نہ جانا آپنی بڑی زور و شور سی ثابت کیا ہے اور دس گیارہ وجوہ سی آنحضرت کا موسی علیہ السلام کے مثل ہونا بیان فرمایا ہی ؛

اس بشارتکو امام فن مناظرہ اہل کتاب بھی نوید جاوید مین لائی ہین اور آنحضرت اور حضرت موسی مین وجوہ مشابہت کا شمار چونتیس ۳۴ تک پہنچائی ہین

خبر پنجم جو تہذیب الاخلاق مین

بلفظ بشارت سوم منجملہ بشارات محمدیہ مندرجہ تورت معتبر ہی

حضرت موسیٰ پیغمبر اور حضرت حبقرق نبی نے نبی ای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے پر اسطرح بشارت دی اور کہا خدا سینا سے نکلا اور سعیر سے چمکا اور فاران پہاڑ پر ظاہر ہوا اسکے دہنے ہاتھ مین شریعت روشن ساتھ لشکر ملائکہ کی آیا تورت کتاب پنجم باب ۳۳-۲ آئیگا اللہ جنوب سے اور قدوس پہاڑی سے آسمانون کو جمال سے چھپا دیا اسکی ستایش سے زمین بہر گئی کتاب حبقرق باب ۳-۳

آنرایبل صاحب نے فرمایا ہے کہ ان آیتون مین جو کوہ فاران سے خدا کا ظاہر ہونا بیان ہوا وہ علانیہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے پر اور قران مجید کے نازل ہونیکی کہ وہی شریعت ہے بشارت ہے۔

[illegible]

اسکے خلاف مین عیسائیون نے توجیہین کی ہین ان کا مدلل جواب ہو گیا ہے جزاہ اللہ عنا و عن سائر المسلمین احسن الجزاء۔

خبر ششم

جسکو تہذیب الاخلاق مین بلفظ بشارت چہارم تعبیر کیا ہی

حضرت سلیمان نے اثناء مناجات الٰہی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کیا اور فرمادیا وہ بالکل محمد یعنی تعریف کیا گیا ہے۔ یہی میرا دوست ہے اور میرا محبوب کتاب سلیمان باب ۵- آیۃ ۱۰ الغایۃ ۱۶

جناب آنرایبل صاحب فرماتے ہین اگرچہ اس مقام پر حضرت سلیمان نے خدا کی تسبیح مین گیت گایا۔ اور اسکی مناجات کی ہے مگر ضرور وہ ایک بڑے شخص قابل تعظیم و ادب کے آنیکی متوقع ہین اور اسکی بشارت دیتے ہین اور پھر صاف سناتے ہین کہ وہ میرا محبوب محمد ہے۔ صلے اللہ علیہ وسلم

خبر ہفتم

جسکو تہذیب الاخلاق مین بعنوان بشارت پنجم تعبیر کیا ہے

ابھی نبی ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونیکی اسطرح بشارت دیتے ہین۔ سب قومونکو ہلا دونگا۔ اور حمد سب قومون کا آویگا اور اس گھر کو بزرگی سے بھرونگا کہا خداوند نے کتاب حجی نبی باب ۲۔ آیہ ۷ ❊

جناب آنربل نے لفظ حمد سے آنحضرت کا مراد ہونا بخوبی ثابت کیا ہے اور جو عیسائی اسکو حضرت عیسے علیہ السلام کیطرف اشارہ سمجھتے ہین اسکو دو وجہ سے رد کر دیا ہے۔ پھر فرمایا ہے کہ ڈونگی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مین باستدلال قول ریورنڈ پارک ہرسٹ صاحب کے لکھا ہے کہ یہ بشارت حضرت عیسے کے نہین ہو سکتی بلکہ اس شخص کی ہے جسکے آنیکی بشارت خود حضرت عیسیٰ نے دی تھی ❊

ه پیر احمد شاہ صاحب فرماتے ہین ۱۲

خبر ہشتم

جو تہذیب مین بعنوان بشارت ششم مذکور ہے

حضرت اشعیاه [illegible] پر کرتی ہین۔ اور ایک جوڑی سوار کی دیکھی ایک سوار گدھے کا اور ایک سوار اونٹ کا اور خوب متوجہ ہوا۔ کتاب اشعیاہ۔ باب ۲۱۔ ۷۔ جناب ممدوح نے فرمایا ہے کہ اس آیہ مین حضرت اشعیاہ نے دو شخصون کی طرف اشارہ فرمایا ہے ایک کو گدھے کی سواری کے نشان سے تبلایا ہے۔ اور اس مین شبہہ نہین کہ اس سے حضرت عیسیٰ کیطرف اشارہ ہے کیونکہ جناب ممدوح بیت المقدس مین گدھے پر سوار ہوکر داخل ہوئے ہین۔ دوسرے شخص کو اونٹ کی سواری کے نشان سے تبلایا اور اسمین شک نہین کہ اس سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اشارہ ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین داخل ہوئے تو اونٹ پر سوار تھے ❊

خبر نہم

جو تہذیب مین بعنوان بشارت اول منجملہ بشارات انجیل مذکور ہے

جب حضرت عیسے کو معلوم ہوا کہ اب انکا وقت بہت قریب آگیا ہے اور اب وہ گرفتار ہونیوالے ہین تو انہون نے اپنے حواریون کو بہت نصیحتین کین یہ بھی فرمایا۔ یہ امور مینے تمسے کہے ہین جبکہ تمہارے ساتھ

ہون لیکن پیریکلیطاس پاک روح جسکو باپ بھیجیگا میری نام سی تمکو ہر بات سکھادیگا اور یاد دلاویگا تمکو وہ باتین جو مینی تمسی کہی ہین - انجیل یوحنا - باب ۱۴ - آیۃ ۲۶ -

جناب اسرائیل نے فرمایا ہی کہ لفظ پیریکلیطاس جو یہان واقعہ ہوا ہی یہ مترجمون کی غلطی ہی حضرت عیسی علیہ السلام کا اصل لفظ فارقلیط ہی جسکا ٹھیک ترجمہ احمد ہی اور اس آیۃ مین آنحضرت کی بشارت ہی پہر اسکو اس دعویٰ سی کہ ہم اسکو بتائید روح القدس بخوبی ثابت کرینگی ثابت کیا ہی اور واقعی اس مین اپنی اطلاع و انصاف کو ظاہر کیا ہی جزاہ اللہ خیراً ✦

امام فن مناظرہ اہل کتاب نے بھی اس بشارت کو نوید جاوید مین ذکر کیا ہی اور خوب بسط و تفصیل سی لفظ فارقلیط بمعنی احمد ہونا باعتراف علماء نصاری ثابت کیا ہی - ناظرین اس [illegible] ملاحظہ فرماوین [illegible] حاصل کرین

خبر دہم

جو تہذیب مین منجملہ بشارات محمدیہ مذکور انجیل بشارت سوم سے معبر ہی

حضرت یحیی سی یہودیون نی پوچھا تو مسیح ہی وہ بولے نہین - پہر پوچھا تو الیاس ہی وہ بولے نہین پہر پوچھا تو وہ نبی ہی آپنے کہا نہین انجیل یوحنا باب ۱ - ۲۰ - ۲۵ مختصراً

جناب اسرائیل فرماتی ہین کہ ان آیتون سی معلوم ہوتا ہی کہ علاوہ حضرت مسیح کے ایک اور پیغمبر کے آنیکی بھی امید رکھتی تھی اور وہ پیغمبر ایسا مشہور تھا کہ بجائی نام صرف اشارہ ہی اسکے سمجھانے کو کافی تھا جیسکہ ہم مسلمان پیغمبر کے نام کی جگہ صرف آنحضرت اشارہ مین لکھتے بولتے ہین - اور یہ مشہور پیغمبر کون ہوسکتا ہی بجز اسکے جسکی نسبت خدا نے ابراہیم و اسمعیل کو برکت دی اور جسکی نسبت موسیٰ سے کہا تیری بھائیون مین سی تجھ سا پیغمبر پیدا کرونگا اور جسکی نسبت حضرت سلیمان نی کہا میرا محبوب سرخ و سفید ہی مین تعریف کیا گیا محمد ہی - اور جسکی نسبت حجی نبی نی فرمایا کہ حمدتمام قومون کا سردار آویگا اور جسکی

نسبت حضرت عیسیٰ نے فرمایا میرا جانا ضرور ہی تا کہ فارقلیط آدی۔ اب مین نہایت مضبوطی سے کہتا ہون یہ نامی اور مشہور پیغمبر حضرت محمد ہین واللہ حضرت محمد ہین۔ آمنت باللہ و بمحمد نبیہ امام فن بھی اس بشارت کو اپنی کتاب مین لائی ہین۔ اور اس اشارہ سی آنحضرت مراد ہونا بتفصیل یا دلیل ثبوت کو پہنچائی ہین ناظرین کتاب نوید جاوید کو صفحہ ۴۴ سی ۴۶ تک ملاحظہ فرماوین اور اس تحقیق و تفصیل کا لطف اُٹھاوین ٭

فذلکۃ معترضۃ مشتملۃ علی التماس و نصیحۃ

التماس تو جناب سید احمد خان صاحب اور اُنکی اتباع و اشیاع کی خدمت مین ہی کہ یہ حضرات الفاظ بشارات مندرجہ خطبات احمدیہ کو غور و انصاف سی ملاحظہ مین لاوین۔ اور سوچ سمجھکر فرماوین کہ جو باتین آیندہ کی انبیاء نے ان بشارتون مین بتائی ہین وہ عقل و حواس سے کس طرح معلوم [illegible] اور آسمان کی ستارون وغیرہ اشیاء مخلوقہ سی عبارت ہی) مین کہان لکھی ہوئی دکھائی دیتی ہین۔ جو یہ نہ بتا سکین تو اس بات کی اقراری ہو جاوین کہ وہ باتین انبیاء نے اپنی اس ملکی طاقت کی ساتھ غیب الغیب سی جان لی ہین۔ اور جہان وہ باتین لکھی ہوئی ہین وہان عقل و حواس کا پہنچنا ممکن نہین۔ اس اعتراف کی صورت مین اُنکا یہ قول کہ نبوت صرف فکر و غور عقل کا نتیجہ ہی اور اس کا ماخذ و مخزن فقط نیچر ہی کیا معنی رکہتا ہی؟ ان باتون کو آپ بتشریح بیان فرماینگی تو ہم بہت نفع اُٹھاینگے اور ہمارے آپکی بہتیری جھگڑی فیصلہ پاینگے۔

نصیحت زمرہ موحدین اور اس حیۂ کی ناظرین کو ہی کہ مضامین اس خطبہ بشارات کو ملاحظہ فرماوین اور جو اسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار و اثبات ہی اس مین غور فرماوین اور سید احمد خان صاحب کی تکفیر سے باز آوین۔ یہ کام جو سید احمد خان صاحب سے خطبہ بشارات مین ہوا ہی بجز مومن محب اسلام کسی سی نہین ہو سکتا ٭

اگر کسیکو یہ شبہہ ہو کہ اقرار لفظ نبوت کس کام آتا ہی جبکہ معلوم ہی کہ سید احمد خان صاحب کو معنی نبوت

سے (چنانچہ ہمنے خود نمبر پنجم کے اعلام مین تصریح کہا ہے) انکار ہی یہ انکار تو ایسا ہی جیسے
کوئی لفظ اللہ کو مانی اور اللہ کی الوہیت اور خالقیت سے انکار کرے۔ یا رسول کو رسول مانے
پر اُسکی کوئی بات سچی نجانے۔ تو جواب اس کا یہ ہی کہ بے شک و بلا ریب لفظی اقرار معنوی
انکار کے ساتھ کام نہین آتا۔ اور معنی کا منکر لفظ کا تسلیم کرنے والا نہین سمجھا جاتا۔
ولیکن یہ اس صورت مین ہی کہ وہ انکار عمداً و عناداً ہو نہ خطاً و اجتہاداً۔ یہی وجہ ہی کہ مبتدع
فرقے اہل سنت کے نزدیک کافر نہین گنے جاتے باوجودیکہ وہ اللہ اور رسول کے کلام سے معنی انکے
سمجھے جاتے ہین۔ سید احمد خان صاحب کا انکار بھی اسی قسم کا انکار ہی۔ اور اس بات پر
کوئی دلیل نہین ہی کہ سید صاحب کو معنی نبوت سے عمداً و عناداً انکار ہی۔ جایز و محتمل
ہے کہ یہ انکار انکی غلط فہمی کا نتیجہ ہو۔ اور جو کارروایان خلاف تسلیم نبوت و اسلام ان
سے ہو رہی ہین (جیسے نبوت کو فقط عقل کا نتیجہ ٹھیرانا مسلمانون کو احکام شرعی کی
پابندی سے چھوڑانا وغیرہ وغیرہ) انکو خیال و عدم یقین کی نیک نیتی و خیر خواہی اسلامی و ہمدردی
قومی پر مبنی ہون +

اکثر لوگون سے مین سنتا ہون کہ یہ شخص حقیقت مین اسلام کا دشمن و مخالف ہی اور اسلام کے پیرایہ مین یہ
یہ اسلام کو بگاڑنا چاہتا ہے۔ اس کا ظاہری اقرار و تسلیم نبوت کا اظہار اسی غرض پر مبنی ہی +
ولیکن مین اس بات کو صحیح نہین سمجھتا اور اسپر یقین کرنیکی کوئی وجہ نہین دیکھتا۔ اور جناب ممدوح
سے ایسی بدگمانی نہین رکھتا +

اخبار جریدہ روزگار کی نمبر ۲۸ مطبوعہ ۱۱ اکتوبر ۱۸۷۱ء مین آپکی نسبت ایک مضمون لکھا ہی جسمین آپکی
حقمین یہ متردوانہ الفاظ مندرج ہین "یہ شخص یا تو بلا کا مسلمان ہی یا پرلے درجہ کا اسکا دشمن ہی"
ان الفاظ سے بھی یہی مستفاد ہی کہ اس شخص کی نسبت قطعی بدگمانی کی کوئی وجہ نہین +
بالجملہ مین جناب ممدوح الصفات کی تکفیر سے لوگون کو منع کرتا ہون باوجودیکہ مین انکی
اکثر باتین مستلزم تکفیر خیال کرتا ہون چنانچہ یہ بات مین اشاعۃ السنہ نمبرہ مین (صفحہ ۱۴۴

بھی ظاہر کر چکا ہون تفصیل اسکی پھر کسی مستقل مضمون مین تحریر کرونگا۔

رجوع بہ مطلب

اخبار عشرہ مذکورہ بالا وہ ہین جو زمانہ قدیم مین ملکی صفت انسانون نے بتائی ہین - اور لوگونکی مشاہدہ مین آئی ہین - اب وہ خبرین ذکر کیجاتی ہین جو اسلام کے زمانہ مین ایک ملکی صفت مقدس محمد بن عبداللہ عربی نے (جنکو ہم مسلمان خاتم المرسلین و سید الاولین والآخرین سمجھتے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) بتائی ہین - اور ہمارے اور اس وقت کے لوگونکی مشاہدہ آئی ہین - یہ خبرین دو قسم ہین - قسم اول - وہ ہین جو قرآن مین (جسکو ہم مسلمان وحی متلو کہتے ہین) مذکور ہین - قسم دوم وہ جو حدیثون مین (جنکو ہم وحی غیر متلو کہتے ہین) موجود ہین - ان اخبار سے بھی استدلال اس وجہ سے ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہوئی ہین بلکہ اس وجہ سے ہے کہ وہ واقعی باتین ہین - اور مشاہدہ مین آچکی ہین ان اخبار کو ہم نبی کی [illegible] ہین تا بلکہ نبی کا نبی ہونا ان اخبار کی سچائی سے [illegible] ہین - پس ان اخبار سے استدلال مقدمات اثبات نبوت کی تائید مین مصادرہ علی المطلوب نہوا

اخبار قسم اول

مخفی نہ رہے کہ اخبار قسم اول قرآن مین بکثرت+ پائی جاتی ہین جیسے (۱) قرآن کے محفوظ رہنے کی خبر قرآن مین

قال اللہ تعالی - انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون الحجر ع	(۲) قرآن کی مثل ایک سورت بنانے پر انس و جن کے قادر نہ ہونیکی خبر -
قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ بنی اسرائیل ع ۱۰	(۳) ان مسلمانونکی (جو آنحضرت کے وقت مین جلاوطن کئے گئے - اور دشمنون سے سخت تکالیف پائے) معزز و متمکن ہونیکی خبر -
وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض النور ع ۷	

+ ان خبرون کی پہلی اور پانچوین و چھٹی خبر کی وجہ صداقت امام فن مناظرہ نے نوید جاوید مین صفحہ ۳۰ سے ۱۰۰ تک بتفصیل بیان کی ہے - اور دوسری خبر کی تفصیل حافظ ولی اللہ مرحوم نے کتاب ضیاء الاسلام مطبوعہ لاہور مین صفحہ ۸۸ سے [illegible] تک

انا فتحنا لک فتحا مبینا — الفتح ع ۱

انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا — توبہ ع ۴

وما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد الله — توبہ ع ۳

اولئک ما کان لهم ان یدخلوها الا خائفین — بقرہ ع ۱۴

یخفون فی انفسهم ما لا یبدون لک صـ — ال عمران ع ۱۶

مکہ فتح ہوجانیکی خبر

مکہ شریف ہمیشہ کیلئے تسلط مشرکین کی اُٹھ جانیکی خبر

بیت المقدس سے اہل کتاب کی بیدخل ہوجانیکی خبر

منافقوں کی چھپی باتوں کی خبرین

وعلی ہذا القیاس جنکا صدق و وقوع امتحان مین آگیا۔ اور مخالف وموافق نے مشاہدہ کیا۔ ولیکن معہ ذلک بے انصاف لوگ ان مین کچھ نہ کچھ تاویلین کرتے ہین۔ اور آئندہ کے لئے احتمال خلاف تجویز کرتے ہین اسلئے مین وہ خبرین نقل کرنا چاہتا ہون جنمین انکی تاویل کا مساغ نہ ہو۔ اور احتمال آئندہ بھی تجویز نہ ہو سکے

خبر اول

[illegible]

من بعد غلبهم سیغلبون فی بضع سنین۔ لله الامر من قبل ومن بعد ویومئذ یفرح المومنون بنصر الله الخ — الروم ع ۱

غلبت فارس الروم فبلغ ذلک المسلمین بمکة فشق علیهم وفرح به کفار مکة۔ وقالوا للمسلمین انکم اهل کتاب والنصاری اهل کتاب ونحن امیون وقد ظهر اخواننا من اهل فارس علی اخوانکم من اهل الروم وانکم ان قاتلتمونا لنظهرن علیکم فانزل الله تعالی هذه الآیات۔ فخرج ابوبکر الی الکفار فقال فرحتم بظهور اخوانکم فلا تفرحوا

[illegible]

(جوانکے ہم مذہب تھے) بڑی خوشی ہوئی اور مسلمانوں کو غم ہوا آنحضرت صلعم نے بواسطہ وحی یہ خبر دی کہ تین سے لیکے نو برس سے پہلے پہلے روم فارس پر غالب ہونگے اور اُسدن مسلمان خوشیان منائینگے۔ ابوبکر صدیق۔ یہ خبر سنکر مشرکین کی خوشی مٹانیکو وہ پیشین گوئی آنحضرت کی گلی کوچہ مین سنانے لگے۔ اُبی بن خلف جو آنحضرت کا سخت دشمن تھا انکے مقابلہ مین مقام انکار مین کھڑا ہوگیا۔ اور اس بات پر شرط لگانے کا خواستگار ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے پانچ یا چھ سالکی مدت پر دس دس اونٹ پر شرط مان لی۔ آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ تو نفط

باقی آئندہ

حصّہ دویم

بقیّہ مضمون مذہب ومعاشرت

اور چونکہ مسلمانونکے رفارمر جناب سیّد احمد خان صاحب بہادر اسی طرز وروش یوروپ کو پسند کر چکے ہین اور مسلمانونکی ترقی وبہبودی اسی طریق کے اختیار کرنیمین منحصر سمجھتے ہین۔ اِسلئے وہ بزعم خود بڑی ہمدردی قومی ونیک نیتی سے مذہب اسلام کو یوروپین بنانا چاہتے ہین اور مسلمانون کا ہمرنگ اہل یوروپ ہوجانا پسند کرتے ہین۔ بنا رعلیہ وہ چاہتے ہین کہ مذہب اسلام فقط اعتقاد توحید خالق مین منحصر ہوجاوے۔ اِسکے سوای جو ہزارہا فروعات قرآن وحدیث نے بیچاری مسلمانونکے گلے مین ڈال رکھی ہین کہ منخنقہ (مردہ) نکھاؤ۔ خالص ریشم نہ پہنو۔ لاٹری وغیرہ انواع سود سے بچو۔ کفار کی ہیئت ووضع اختیار نکرو۔ اِن سب بکھیڑون سے مسلمانونکو نجات حاصل ہو۔ اور مسلمانان اور یوریپین سے صورۃً وسیرۃً [illegible] یکی تعلیمات وہدایات کو مانتے گئے تو ہندوستان ویوروپ طریق مذہب ومعاشرت مین یکسان ہوجاویگا۔ اور اُنکو حال پر یہ بیت من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری۔ کا مضمون خوب صادق آویگا کوئی لوگون مین یہ تفرقہ کہ یہ مسلمان ہے یا عیسائی نکر سکیگا۔

بالجملہ اس خیال سے یا کسی اور وجہ سے جناب ممدوح نے وہ مضمون جسمین احکام معاشرت کو دین سے خارج کیا ہے تحریر فرمایا ہے۔ **اِس مضمون کا خلاصہ** مطالب مقاصد چند امور ہین جو غالبًا آپکے الفاظ سے بدفعات ذیل نقل کئے جاتے ہین۔

(۱) بانی مذہب کو درحقیقت روحانی اصلاح دینی لگتا ہے (کیونکہ) انبیا علیہم السلام جو کہ بعض ایسی دنیوی باتونکے کرنے نکرنیکی بھی ہدایت کرتے تھے۔ جنکا اثر روحانی تربیت پر پہنچتا ہے۔ اِسلئے لوگون کو ہر ایک دنیاوی باتون مین انبیا رکی ہدایت کی رغبت ہوتی ہے

(۲) الہامی کتابوں میں ایک توریت ہی ہے جسمین دنیاوی احکام بکثرت پائی جاتی ہین مگر ان کا الہامی ہونا نہایت مشتبہ ہی کچھ ثبوت اس کا نہین کہ سوائے احکام عشرہ کی اور تمام احکام جو حضرت موسی نے صادر کئے تھے وہ حضرت موسیٰ کے وقت مین لکھی گئی تھی۔ بنی اسرائیل کو ہر قسم کے دنیاوی جھگڑے پیش آتے تھے۔ حضرت موسیٰ کو بہ مجبوری اُن جھگڑون کا بطور سردار قوم کے فیصلہ کرنا پڑتا تھا۔ حضرت موسیٰ کے تمام احکام دنیوی مثل ایک انسان کے احکام کے ہین جو بہ صلاح بعض دانشمندون کے بطور مناسب وقت و حالات قوم کے دئے گئے ہون بنی اسرائیل نے۔ اِن تمام دنیوی احکام کو مذہب مین شامل کرلیا۔ پھر اسکے مقاصد کو چھوڑکر صرف لفظی معنون کی پیروی کرنا ٹہیٹ یہودی مذہب قرار دیا ہ۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ سخت مجبوری دنیاوی امور مین [illegible] اختیار کرنی پڑی تھی دنیاوی سرداری کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی مثل حضرت موسیٰ کی اپنے صحابہ کے مشورہ سے اور ضرورت و مصلحت وقت کے لحاظ سی احکام صادر فرماتے ✣

(۴) مسلمان عالمونے قدم بقدم یہودیونکی پیروی کی اور تمام دنیاوی احکام کو جو درحقیقت مذہب سی علاقہ نہین رکھتے تھے مذہب مین شامل کردیا اور (حدیث) وانتم اعلم بامور دنیاکم کو یک لخت بھلادیا پھر یہودیون کی تقلید سے اسکے مقاصد کو چھوڑکر صرف لفظی معنون کی پیروی کرنا ٹہیٹ مذہب اسلام قرار دیا (اسکی مثال یہہ ہے) کہ عرب مین رواج تہا کہ متمول اور سردار بنظر افتخار و تکبر و غرور کے ازار کو ٹخنی سے نیچے زمین پر گھسٹتی ہوئے پہنا کرتے تھے۔ اور یہہ امر گویا نشان انکے تکبر و غرور کا تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹخنے سے نیچے ازار کو منع فرمایا جسکا مقصود تکبر و غرور کو منع کرنا تہا۔ ہمارے ہان کے علمانے ٹہیک یہودیون کیطرح لفظی پیروی کرکے ٹخنے سے نیچے ازار پہننے والیکو گو وہ کیسا مسکین و بے غرور و منکسر ہو۔ اور وہ امر تکبر و غرور کا نشان باقی نرہا ہو جہنم مین ڈال دیا۔ اور لوگون کو

255

تعجب مین ڈالا کہ یہہ کیسا مذہب ہے کہ دو انگل اونچا ازار پہننے سے بہشت ملتی ہے اور دو انگل نیچے پہننے سے دوزخ مین ڈالا جاتا ہے ❖

(۵) انسانون کی بدبختی کی جڑ دنیوی مسائل کو دینی مسائل مین شامل کر لینا ہے - اس قول کی دلیل یہہ ہے کہ عیسائی قومین جواب (یعنے جب سے انہون نے معاشرت مین مذہب کا اتباع چھوڑا ہے) نہایت اعلے درجہ کے خیال کیجاتی ہین - جب تک وہ اس خیال مین (کہ معاشرت مین مذہب کا خلاف نکرنا چاہیے) رہین روز بروز نکبت کو پہنچگئی ہین - ہندو اسی آفت (معاشرت مین مذہب کی پیروی) سے تباہ ہو گئے مسلمان اسی بدبختی کی ذلت مین مبتلا ہوئے - اخیر نتیجہ انکی بربادی کا جو ابہی سلطنت عثمانیہ پہ گذرا ہمنے اپنی آنکہہ سے دیکھ لیا تمام چہوٹی بڑی مسلمانی ریاستین اور سلطنتین جو اسوقت موجود ہین اسی وبال مین مبتلا ہین ❖

(۶) لوگون کا یہہ خیال کہ امور معاشرت کو مذہب مین شامل کر لینا انکی دوامی استحکام کا باعث ہے غلطی ہے دینی احکام کا نیچر دنیاوی احکام معاشرت کی نیچر سے بالکل مخالف ہے - دینی احکام جو روحانی اخلاق سے علاقہ رکھتے ہین دوامی و ناقابل تبدیل ہوتے ہین - کیونکہ خدا نے انسان کی روح کو جس نیچر پر پیدا کیا ہے - جب تک انسان دنیا مین ہے اسکو تغیر و تبدل نہین - برخلاف امور معاشرت و تمدن کے جو روز بروز تبدیل ہوتے ہین خدا کی کبہی مرضی نہین ہو سکتی کہ جب ہم پتے یا جانورون کی کہال پہنتے تہے جب ہمکو سوتی اور اونی اور ریشمی لباس سینا آیا تو اوسکو استعمال نکرین - یا جب ہمکو کوٹ پتلون سینی آگئی تو جو لوگ اسکو پسند کرتے ہین وہ اسکو نہ پہنین - اور پہنین تو کافر ہون - اسی قسم کے (خیالات والے) لوگون کی بدولت مذہب اسلام کی یہہ ذلت ہوئی ہے کہ بجائے روحانی مذہب کے جسمانی مذہب خیال کیا جاتا ہے - اور مسلمانون مین علوم و صنائع و عقل و خیال و تمدن و معاشرت کی تمام ترقیان یکسر مسدود ہو گئی ہین ❖

(۷) بعض لوگون کا یہہ خیال ہے کہ قرآن مین بہی بہت سی باتین ایسی آئی ہین جو صرف دنیاوی امور سے جو پیش آئے علاقہ رکہتی ہین - اور انکی وحی سے ہونے سے انکار نہین کیا جا سکتا - مگر یہہ انکی غلطی ہے وہ لوگ حقیقت وحی نہین جانتے - اگر مین اپنے ہمنام ملا احمد جونپوری کی تفسیر آیات احکام ہی کو تسلیم کرلون تو صرف پانسو آیت احکام ہین - اور حقیقت مین اتنی بہی نہین - پس دنیاوی احکام کا قرآن مجید

مین ذکر ہونا اسبات کی دلیل نہین کہ دنیاوی معاملات بہی مذہب مین داخل ہین۔

یہہ بعینہ الفاظ جناب ہین۔ اور جو وہ لفظ بعینہ آپکے نہین بلکہ کلام جناب سے مفہوم ہین انپر ایک خط کہینچا گیا ہے اور جو ربط و ضبط کیلئے محض الحاق ہے وہ دو خطوط وحدانی مین محدود ہے اور یہہ مضمون مین اولہ الی آخرہ مغالطات و توہمات سے مشحون ہے۔ صحت و واقعیت کا اسمین کچہہ راکہ و شایبہ بہی نہین ہے۔ اسکے ہر ایک دفعہ کا جواب بترتیب دفعات نمبر وار دیا جاتا ہے۔ ناظرین اسکو غور سے دیکہین اور اسمین بلا روئی رعایت داد انصاف دین۔

جواب دفعہ اوّل آپکا یہہ قول کہ بانی مذہب کو درحقیقت روحانی اصلاح مقصود ہوتی ہے مسلم ہے۔ ولیکن ساتہہ اسکے آپکا یہہ کہنا کہ دنیوی باتون مین صلاح دینے کیوقت نبی اپنے منصب سے فروتر درجہ اختیار کر لیتا ہے (جسکا مفہوم و لازمہ یہہ ہے کہ دنیاوی باتون مین روحانیت کا تعلق نہین ہے۔ اور نتیجہ اسکا آپکے نزدیک یہہ ہے کہ دنیوی باتون کے متعلق نبی کی بات دین مین داخل نہین ہے۔ [illegible] انبیا علیہم السلام [illegible] اصلاح بتانے کیوقت منصب نبوت سے تنزل نہین فرماتے۔ اور سر رشتہ روحانی اصلاح کو ہاتہہ سے نہین چہوڑتے بلکہ جو کچہہ وہ فرماتے اور بتاتے ہین (ہتیٹ دنیا کے متعلق کیون نہو) اسمین روحانی اصلاح مدنظر رکہتے ہین۔

اتنا تو آپ بھی مان چکے ہین کہ "انبیا بعض ایسی دنیاوی باتون کے کرنے نکرنے کی ہدایت کرتے ہین جسکا اثر روحانی ترتیب پر پہنچتا ہے"۔ جسمین صاف اقرار پایا جاتا ہے کہ دنیاوی امور اور منصب نبوت یا روحانی تربیت مین مخالفت و منافرت کلی نہین ہے۔ اور اسی نظر سے ہمنے آپ کو حاشیہ صفحہ ۲۷۹ نمبر سابق مین اپنی دلیل کا مسلم و قائل ٹہیرایا ہے۔

ہم آپکے اس تسلیم سے ایک درجہ بڑہکر مدعی ہین اور بملاحظہ اقوال و احکام شرعی متعلق امور دنیا یہہ یقین اور دعوی رکہتے ہین کہ نبی کی ایک بات بہی (گو وہ دنیاوی امور کے متعلق ہو) ایسی نہین ہے جسکا اثر روحانی اصلاح پر نہین پہنچتا اس دعوی کا کسیقدر ثبوت ہم نمبر سابق مین صفحہ ۲۷۹

دی چکے ہین - کچھہ دم نقد بیان بہی ہدیہ ناظرین کرتے ہین اور اگر ہم کل (۱۷۱) احکام کو جو نمبر ۸ و ۹
مین اس رسالہ کے بیان ہو چکے ہین یا اور ہزارہا احکام کو جو کتاب و سنت مین پائے جاتے ہین بتفصیل
بیان کرنا چاہین اور اون کا روحانی اصلاح پر مشتمل ہونا ثابت کرین تو ہمارے رسالہ کے دو تین جلدین
بہی اس بیان و ثبوت کے لئے کافی نہون - لہذا بطور مشتی نمونہ خروار و دانہ از انبار چند احکام نبوی
متعلق احکام دنیاوی جو ان حضرات کو روحانیت سے پرلے درجہ دور نظر آتی ہین اور دین سے اجنبی معلوم
ہوتی ہین بیان کی جاتی ہین اور اونکی وجوہات و اسرار جنسی اونکا روحانی اصلاح پر مشتمل ہونا ثابت
ہو قلم مین آتی ہین -

اسمین اگر مین اپنی ہی خیلالات کا اظہار کرون تو شاید ہمارے مخاطبین یا ناظرین جو تقلید کی خوگر ہین
یا المعاصرة اصل المنافرة کی زیر سایہ ہین انکی طرف توجہ کم کرین - لہذا اسمین قول پہلے اکابر کا پیش کرنا
مناسب سمجھتا ہون اگر [illegible]
[illegible]
تکرو ن گا -

دیکہو ڈاڑہی موچھون کا بڑہانا یا کٹانا بغلون کے بال اکہاڑنا اور اسکی مثل اور خصائل فطرت اور
ریشمین لباس پہننا - ازار کو ٹخنی سے نیچے رکہنا اور اسی قسم کے اور احکام جو بضمن نمبر (۸) اشاعة السنة
کے نمبر ۱۴ سے ۱۲ تک احکام سنت مین شمار ہوئی ان حضرات کی نظرون مین کیسے دنیاوی امور اور
جسمانی ہین - چنانچہ بضمن دفعہ ۴ و ۶ جناب مخاطب الامنا قب ٹخنی سے نیچے ازار اور ریشمین لباس
کی نسبت اس بات کا اظہار کر چکے ہین پر اہل البصیرت کی نزدیک یہہ جسمانی امور بہی داخل دین ہین
اور روحانی اصلاح پر مشتمل ہین -

حضرت شاہ ولی اللہ محدث اس امت محمدیہ کے حکیم حجة اللہ البالغہ کے صفحہ ۱۸۰ مین حدیث
خصال فطرت جو نمبر ۸ مین بصفحہ ۲۵۲ گذر چکی ہے نقل کر کے فرماتے ہین - یہہ پاکیزہ خصلتین حضرت
ابراہیم علیہ السلام سے منقول ہین اور دست بدست اون سب امتون کو جو سلامتی اور راست
روی کی طرف بالطبع مائل ہین پہنچی ہین - اور اونکی دلون کو پلائی گئی جنپر وہ زندگی سے موت تک

هذه الطهارات منقولة عن ابراهيم عليه السلام متداولة في طوائف الامم الحنيفية اشربت في قلوبهم عليها محياهم ومماتهم عصراً بعد عصر - ولذلك سميت بالفطرة - ولا بد لكل ملة من شعائر يعرفون بها ويواخذون عليها ليكون طاعتها وعصيانها امراً محسوساً

ہر زمانہ مین قایم رہے ہین - اسیواسطے انکا فطرتی خصلتین نام رکہا گیا ہے - یہی اس دین ابراہیمی کی (جو یکسو و مایل بحق ہے) نشانیان ہین ہر ملت (مذہب) کی لوگون کے لئے (کچہہ نکچہہ) نشانیون کا ہونا لازم ہے جنسے وہ پہچانے جائین اور اسکے موافق اونسے معاملہ ہو تاکہ انکا مطیع مذہب نافرمان ہونا ظاہراً (کہلا کہلا) نظر آوے -

مترجم کہتا ہے کہلا کہلا مطیع و باغی نظر آنا (باوجودیکہ خدا علیم چہپے اسرار جانتا ہے اور [illegible] خدا کے نائب اور خلیفے جو دنیا مین اسکے احکام جاری کرتے ہین سبہی ہر وقت ہر کسیکے دل کا حال جان نہین سکتے - پس خدا تعالی انکے لئے علامتین ٹہرا دیتا تو اونسے خدا کی خلافت و نیابت کا کام پورا نہوتا -

وانما ينبغي ان يجعل من الشعائر ما كثر وجوده وتكرر وقوعه وكان ظاهراً وفيه فوائد جمة يقبله اذهان الناس اشد قبول -

پہر وہ نشانیان ایسی ہونی چاہئے جنکا وجود کثرت سے اور وقوع تکرار سے ہو - اور وہ ظاہراً* بہی نظر آسکین اور اونمین بہت فائدے معلوم ہون جنکو عامہ خیالات پسند کرین اور بخوبی مان لین

مترجم کہتا ہے اس کثرت اور تکرار اور ظاہر ہونے نشانی کو اسلئے شرط ٹہرایا ہے کہ جو چیز شاذ و نادر ہوتی ہے وہ علامت کی لائق نہین ہوتی اس سے وہ غرض جو نشانی مقرر کرنے سے مقصود ہے (یعنی پہچان)

*حاشیہ - ظاہراً نظر آنے سے مراد یہ ہے کہ وہ بدن پر ہو نہ فقط دلمین - بدن کی چیزین جب چاہین دیکہہ سکتے ہین اور بعض جو نظر آسکین دل کی بات دیکہنے کا ارادہ بہی کہائی نہین دیتا علیہ ختنہ یا بغلونکے بال اوکہاڑنے کی علامات پر مخفی رہنے کا اعتراض وارد نہو گا

وہ حاصل نہین ہوتی۔ ایسا ہی اگر نشانی چھپی ہو تو وہ شناخت کا کام نہین دیتی۔ مثلاً جس سپاہی کے بدن پر وردی یا چپراس نہو یا جس افیسر کے کوٹ پر کوئی تمغہ یا لوش لگا ہوا ہو تو اسکو ناواقف شخص سپاہی یا افیسر کب جان سکتا ہے۔

اور اس علامت مین فوایدہ کا موجود ہونا اسلئے مشروط ہوا ہے کہ عامہ نفوس جنکو حقیقت و انجام سے اطلاع نہین وہ بدون معائنہ ظاہری فوایدہ کے حکم کی اطاعت نہین کرتے پس لطف خداوندی اسبات کا مقتضی ہوا کہ ان علامات مین فوایدہ موجود ہون تاکہ ان علامات کا التزام انکو بہ رغبت و سہولت میسر ہو۔

و الجملة فى ذلك ان بعض الشعور النابتة من جسد الانسان يفعل فعل الاحداث فى قبض الخاطر ويوجع الانسان فى ذلك [illegible] هما من الامراض الجلد يقد انها تحزن القلب وتذهب النشاط۔

خصائل فطرت کو علامات اطاعت بنانے کی اجمالی وجوہات یہہ ہین کہ بدن انسانی مین بعض جگہہ کے بال (جیسے بغلونکی) طبیعت انسان مین ایسا انقباض پیدا کرتے ہین جیسے [illegible]) اگر کوئی تفصیل مفاسد ان بالون پر اطلاع چاہے تو وہ طبیبون کی تصریحات کو جو اونہون نے بہت خارش وغیرہ جلدی امراض مین کہا ہی کہ وہ سبب انقباض و ذہاب نشاط دل ہوتے ہین ملاحظہ کرے

مترجم کہتا ہے انقباض یا انبساط جو ان بالون کے رکہنے یا دور کرنے سے پیدا ہوتا ہے اسنا تو ہر کسے کو (گو وہ علم طب نرکہتا ہو) مشاہدہ مین آتا ہے کہ بغلون مین اکثر پسینہ رہتا ہے اور بالون کے سبب وہ جلد خشک نہین ہوتا۔ اور ساتھ اسکے بدن کی میل کا بہی وہان اجتماع ہوتا ہے۔ اس حسن اتفاقی سے بغلون مین ایسا تعفن پیدا ہوتا ہے کہ بغل والے کو چھوڑ کر اسکے ہم نشین کے روح کو بہی منقبض کر ڈالتا ہے۔ اسی نظر سے انبیاء (روحانی اطبا) نے بغلون کے بال دور کرنیکو دین مین داخل کیا ہے۔ اور اسمین اس انقباض کے ازالہ سے روحانی اصلاح کو مد نظر رکہا ہے۔

اس حکم کو دین سے خارج کرنیوالے اور اس تعلیم کو جسمانی بتلانے والے انصاف سے غور کرین

اور غور کے بعد فرماوین کہ یہہ انقباض و انبساط روحانی صفتہ ہے یا جسمانی اور اس حکم مین فقط جسمانی تعلیم ہے یا روحانی اصلاح کے بہی اسمین رعایت ہے

نکتہ لطیفہ

جسمانی اصلاح مین روحانی اصلاح کے متحقق ہونے کا سر یہہ ہے کہ روح انسانی کو جبتک جسم سے تعلق ہے وہ اپنی کمالات و اوصاف کی اکتساب مین جسم کی محتاج ہے اور جسم اون اوصاف مین اسکا واسطہ فی الثبوت ہی اولاً تو اس معنے کر کہ جس روحانی صفتہ سے جسم موصوف ہوتا ہے وہ در حقیقت روح ہی کی صفتہ ہے اور جسم اس توسط مین سفیر محض ہے جیسے کپڑے رنگنے کے آلات کپڑے کو سرخ کر دیتے ہین اور خود رنگین نہین ہو جاتے۔ اسکو کوئی نمانے تو اس معنی کر اسکا واسطہ ہونا تسلیم کرے کہ جو ایسی صفتہ جسم مین پائی جاتی ہے [illegible] [illegible] نقل ہوتے والیکی ماہہ کہ آپ ہی حرکت کرتے ہین اور نالی کو بہی ہلاتے ہین۔

بنا ً علیہ تا بقا ر اس توسط و تعلق جسم کے روح بلا واسطہ جسم کسے صفتہ کے محل نہین ہو سکتے اور نہ اون صفات سے جنمین جسم اُنکا واسطہ ہے وہ خالی ہے ✣

عوام فہم تمثیلات

جسم کا پہوٹ کہانا دکہہ اوٹھانا روح کا پہوٹ کہانا دکہہ اوٹھانا ہے جسم کا تر و تازہ و خوش ہونا روح کا خوش و خورم ہونا ہے۔ جسم کا پاک ہونا روح کی پاکی ہے۔ جسم کا نجس و خبیث ہونا روح کی خباثت اور ان صفات کا اثر روح کو ضرور پہنچتا ہے۔ پس جو لوگ جسمانی احکام کو روحانی احکام سے مخالف سمجہتے ہین اور جسمانی تربیت و اصلاح کو روحانی نہین جانتے وہ روح اور جسم کی حقیقت اور انکے آپس کی نسبت سے بیخبر ہین ✣

باقی آئندہ

× منطقیونکی اصطلاح مین اس معنی کر واسطہ کو واسطہ فی الثبوت بمعنی اول کہتے ہین۔ اور دوسرے معنی کے رو سے واسطہ فی الثبوت بمعنی ثانی ۱۲ حاشیہ

یہہ رسالہ نومبر مین چہپا